

مطلب یہ کہ باہر نکلو تو پچانسی ملتی ہے، گھر میں بیٹھو تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قید خانے کی کسی تاریک کوٹھڑی میں بند ہیں۔

۴۔ شرح : دہلی کی خاک کا ذرہ ذرہ ہر مسلمان کے خون کا پیاسا ہے۔ فتح دہلی کے بعد انگریزوں نے وہاں جو کیفیت پیدا کر دی تھی، اس کا زیادہ سے زیادہ صحیح نقشہ یہی ہے۔

۵۔ شرح : کوئی فرد وہاں سے یہاں نہیں آسکتا اور کوئی فرد یہاں سے وہاں نہیں جاسکتا۔

مطلب یہ کہ دوستوں اور عزیزوں کے درمیان آمد و رفت بالکل بند ہے، بلکہ ٹوکر چاکر کو بھی باہر بھیجنے کا کوئی امکان نہیں۔

۶۔ شرح : مانا کہ دوست احباب کے لیے باہم ملاقات کا موقع پیدا ہو گیا، لیکن اس سے کیا ہوتا ہے؟ میں گے تو جسم، دل اور جان کو رونے کے سوا کیا کریں گے؟

۷۔ شرح : کبھی جل کر سینے کے چھپے ہوئے داغوں کی جلن کا شکوہ ایک دوسرے سے کریں گے۔

۸۔ شرح : کبھی باہم رور و کرا شک بار آنکھوں کا ماجر ایک دوسرے سے کہیں گے۔

۹۔ شرح : یا اللہ! اس طرح کے میل ملاپ کی کوئی صورت پیدا بھی ہو تو دل سے جدائی کا داغ کیونکر مٹے گا؟

مطلب یہ کہ وصال تو وہی مطلوب ہے، جب ملنے والے مسرور و شادمان ہوں، باہم خوشی کی باتیں کریں۔ جب رونے اور دل کی جلن کے شکوے کرنے کے سوا کوئی کام نہیں تو اس وصال کو فراق سے کس بنا پر بہتر قرار دے سکتے ہیں؟